A MANIFESTO AGAINST THE PUBLISHING SYSTEM

FERDINANDO FREGA



اشاعتی نظام کے خلاف ایک منشور

Roots & Memory سلسلے کی آٹھویں جلد: چار حصوں پر مشتمل ایک ادبی منشور کہ اشاعتی نظام مسلسل، بلا ثالثی پیداوار کو کیوں نہیں سنبھال سکتا — اور جب مصنف اجازت مانگنا چھوڑ دے تو کیا باقی رہتا ہے۔

کولوفون

Ferdinando Frega — Nando the Scribe — The Fifth Blade

رویّے کے ضابطے کے بیانیہ پیش رو۔ انہوں نے ایک ہی خیال کے گرد ایک ڈالر کا اشاعتی نظام کھڑا کیا: مالیات کو پیسے کا مسئلہ درپیش نہیں۔ اسے رویّے کا مسئلہ درپیش ہے۔

ONEDOLLAR-STORIES کے اشاعتی نظام کے اندر مرتب اور ترتیب دیا گیا۔ ڈیجیٹل ڈھانچہ: NAPLES-POST · NOASPECTTIME · ONEDOLLAR-STORIES۔ پہلی اشاعت 2026 میں۔ ڈیجیٹل مطالعے کے لیے موزوں ایک صاف، جدید طباعتی ترتیب میں تیار کیا گیا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں شائع ہوا۔

حقِ اشاعت کا اعلان

© 2026 Ferdinando Frega / Frega Editore۔ CC BY-NC-ND 4.0 کے تحت لائسنس یافتہ۔

دہلیز

اُن کے لیے جو داخل ہوتے ہیں

اس دہلیز کو پار کرنے کا مطلب ہے نظام کی زبان کو پیچھے چھوڑ دینا۔ یہاں کسی چیز کا سمجھا جانا ضروری نہیں — صرف تسلیم کیا جانا۔ آپ کسی کتاب میں داخل نہیں ہو رہے؛ آپ ایک کیفیت میں داخل

ہو رہے ہیں۔ اندر جو کچھ آپ کو ملے گا وہ اجازت، ثالثی یا منظوری کا انتظار نہیں کرتا۔ اس مقام سے آگے، جو کچھ آپ پہچانتے ہیں اس کے ذمہ دار آپ ہیں۔

ادبی منشور

یہ کتاب کیوں موجود ہے

یہ منشور اس لیے موجود ہے کہ اشاعتی نظام مصنفین کے بارے میں بات کرتا رہتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ ان کا کیا کرے۔ وہ مصنفین کو نام دیتا ہے، چُنتا ہے، ان کی اصلاح کرتا ہے، انہیں تقسیم کرتا ہے، مگر انہیں سمجھنے میں ناکام رہتا ہے۔ بدنیتی کی وجہ سے نہیں: ساختی عدم مطابقت کی وجہ سے۔

مصنف کوئی پیشہ ورانہ کردار نہیں۔ وہ بازار کا کوئی فعل نہیں۔ وہ کوئی متغیر نہیں جسے بہتر بنایا جائے۔ وہ ایک کیفیت میں موجود ہے۔

جب نظام کا سامنا کسی کیفیت سے ہوتا ہے تو وہ اسے معمول پر لانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب ناکام ہوتا ہے تو اسے "پاگل پن"، "ناپختگی"، "نااہلی" یا "سمت کی کمی" کہتا ہے۔ یہ منشور اس لیے لکھا گیا کہ نرم الفاظ کا استعمال بند ہو۔

یہ مصنف کا دفاع نہیں۔ یہ ایک تکنیکی مشاہدہ ہے: اشاعتی نظام اس چیز کو جگہ دینے کے لیے نہیں بنا جو مسلسل بنیاد پر حقیقی تحریر پیدا کرتی ہے۔

یہ کتاب اصلاح کا مطالبہ نہیں کرتی۔ یہ ایک حد کو نمایاں کرتی ہے۔ اور نکلنے کا ایک راستہ سجھاتی ہے۔

ادارتی نوٹ

منصوبے کا دائرہ

یہ اس سلسلے کا پانچواں اور آخری اشتہار ہے۔ یہ کوئی نیا موضوع متعارف نہیں کراتا۔ یہ بند کرتا ہے۔

یہ کوئی مضمون نہیں۔ یہ کوئی کتابچہ نہیں۔ یہ ثقافتی تنقید نہیں۔ یہ حد بندی کا ایک عمل ہے۔

اس کے مخاطب عام قاری نہیں۔ اس کی مخاطب پوری اشاعتی دنیا ہے: ناشرین، ایجنٹ، مدیران، مترجمین، مشیر، پلیٹ فارم، تقسیم کار، تربیت دینے والے، انتخاب کرنے والے، اور انسانی و خودکار الگورتھم۔ کوئی بھی باہر نہیں۔ کسی کو بھی جواب دہ نہیں ٹھہرایا جاتا۔

یہ متن نہ عملی حل پیش کرتا ہے، نہ متبادل ماڈل، نہ بہترین طریقے۔ یہ ایک ایسے مقامِ واپسی ناممکن کو بیان کرتا ہے جو پہلے ہی عبور ہو چکا ہے۔

انتساب

نجی عوامی دستاویز

اُن کے نام جو اجازت مانگے بغیر تحریر پیدا کرتے ہیں۔ اُن کے نام جنہوں نے اپنی وضاحت دینا چھوڑ دیا ہے۔ اُن کے نام جو سمجھ چکے ہیں کہ تسلسل غرور نہیں، بلکہ بقا ہے۔

پشتِ سرورق

ذہنی رگڑ

یہ کتاب اشاعتی نظام کو بہتر نہیں بنائے گی۔ یہ "نئے مصنفین دریافت کرنے" میں مدد نہیں دے گی۔ یہ بازار کو زیادہ منصفانہ نہیں بنائے گی۔

اس کا صرف ایک مقصد ہے: یہ واضح کرنا کہ مصنف حل کیا جانے والا مسئلہ نہیں، بلکہ وہ متغیر ہے جسے نظام سنبھال نہیں سکتا۔

جو خود کو پہچان لیتے ہیں انہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو خود پر حملہ محسوس کرتے ہیں وہ پہلے ہی سمجھ چکے ہیں۔

دیباچہ

پیش رو آواز

اگر یہ منشور آپ کو حد سے بڑھا ہوا لگتا ہے تو اس لیے نہیں کہ یہ مبالغہ کرتا ہے۔ بلکہ اس لیے کہ یہ وہ بیان کرتا ہے جو عموماً زبان کے نیچے چھپا رہتا ہے۔

یہ متن دلیل نہیں دیتا۔ یہ منہا کرتا ہے۔ یہ بیانیہ منہا کرتا ہے۔ یہ جواز منہا کرتا ہے۔ یہ رومان منہا کرتا ہے۔

جو باقی رہ جاتا ہے وہ کوئی مقالہ نہیں۔ وہ ایک حقیقت ہے۔

تمہید

کم سے کم رہنمائی

یہ منشور ایک ایسی کتاب سے پیدا ہوا جس نے جواز کی تلاش نہیں کی۔ *Author Inside Madness* کوئی ذاتی روداد نہیں، بلکہ ایک ایسی پیداواری کیفیت کا بیان ہے جو اس نظام سے مطابقت نہیں رکھتی جو اسے سنبھالنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہاں اس کیفیت کو فرد سے الگ کر کے ایک ساختی مظہر کے طور پر قابلِ مطالعہ بنایا گیا ہے۔

آپ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ بس دیانت دار رہیں۔

مصنف کا نوٹ

ذمہ داری قبول کرنا

یہ متن کسی کی نمائندگی نہیں کرتا۔ یہ کسی طبقے کی طرف سے نہیں بولتا۔ یہ اتفاقِ رائے نہیں چاہتا۔ یہ اس مفروضے کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ قاری اس کا ذمہ دار ہے جو وہ اپنی سمجھ کے ساتھ کرتا ہے۔

آگے آنے والی کوئی بات تسلی دینے کے لیے نہیں ہے۔

تعارف

متن سے پہلے آخری قدم

اشاعت بحران میں نہیں۔ وہ ذہنی طور پر معذور ہے۔ یہ منشور اسے بحال کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یہ اس سے آگے نکل جاتا ہے۔

تقسیم

اندرونی ساخت

متن چار بتدریج آگے بڑھتے حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ ہر حصہ تعبیر کی گنجائش کو مزید کم کرتا ہے۔ کوئی جذباتی اُبھار نہیں۔ صرف دباؤ ہے۔

پیش لفظ

پہلا وار

مصنف نظام میں داخل نہیں ہوتا۔ نظام مصنف میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں وہ ناکام رہتا ہے۔

حصہ اوّل — اعلان

مخاطبین

یہ منشور اشاعتی دنیا کے ہر فرد سے مخاطب ہے۔ کوئی استثنا نہیں۔ کوئی درجہ بندی نہیں۔ یہ اُن کے لیے ہے جو فیصلہ کرتے ہیں، جو چھانٹتے ہیں، جو اصلاح کرتے ہیں، جو تقسیم کرتے ہیں، جو جانچتے ہیں، جو ترجمہ کرتے ہیں، جو تربیت دیتے ہیں، جو ناپتے ہیں، جو منافع کماتے ہیں۔ یہ اُن کے لیے بھی ہے جو خود کو "آزاد"، "متبادل"، "حاشیائی" یا "سرحدی" کہتے ہیں۔

یہ مصنفین کے لیے نہیں۔ یہ قارئین کے لیے نہیں۔ مصنفین کو قائل کرنے کی ضرورت نہیں۔ قارئین کو رہنمائی کی ضرورت نہیں۔ یہ متن اُن سے بات کرتا ہے جو انتظام چلاتے ہیں۔

خارج

جو تسلی کی تلاش میں ہے وہ مخاطب نہیں۔ جو خود کو درست محسوس کرنا چاہتا ہے وہ مخاطب نہیں۔ جو فوری حل مانگتا ہے وہ مخاطب نہیں۔ جو منصب کو فعل سمجھ بیٹھتا ہے وہ مخاطب نہیں۔

یہ منشور مکالمہ نہیں کرتا۔ یہ سودے بازی نہیں کرتا۔ یہ ثالثی نہیں کرتا۔ آگے آنے والی بات کا کوئی "نرم" نسخہ نہیں۔ صرف ایک قابلِ مطالعہ نسخہ ہے۔

ایک تکنیکی تعارف

اشاعتی نظام بُرا نہیں۔ وہ نااہل بھی نہیں۔ وہ اپنے آپ سے ہم آہنگ ہے۔ اسے انتخاب کرنے، یکساں بنانے، خطرہ کم کرنے، رویّے کی پیش گوئی کرنے اور کامیاب ماڈل دہرانے کے لیے بنایا گیا ہے۔

مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب اس کا سامنا اس چیز سے ہوتا ہے جسے ماڈل میں ڈھالا نہیں جا سکتا۔ حقیقی مصنف کسی سانچے میں فٹ نہیں ہوتا۔ بغاوت کی وجہ سے نہیں۔ فطرت کی وجہ سے۔

مصنف کوئی کردار نہیں

مصنف نہ کوئی پیشہ ہے، نہ کوئی منصب، نہ سفر کا کوئی مرحلہ، نہ مستقبل کا کوئی وعدہ۔ وہ ایک پیداواری کیفیت ہے۔ وہ اجازت ملنے سے پہلے پیدا کرتا ہے۔ وہ بغیر کسی ردِعمل کے پیدا کرتا رہتا ہے۔ وہ توثیق کے انتظار میں رکتا نہیں۔

یہ کیفیت کسی بھی ایسے نظام سے مطابقت نہیں رکھتی جو انتظار، انتخاب، منظوری اور نظام الاوقات پر قائم ہو۔ نظام اسے پہچانتا نہیں۔ وہ اس کی تعبیر کرتا ہے۔

بنیادی غلطی

اشاعت کی پہلی غلطی لفظوں کی ہے۔ نظام جو کچھ پہلے ہی معمول پر لایا جا چکا ہے اسے "مصنف" کہتا ہے۔ نظام جو ابھی قابو میں ہے اسے "صلاحیت" کہتا ہے۔ نظام جو سنبھالا نہیں جا سکتا اسے "پاگل پن" کہتا ہے۔

یہ نظریاتی انتخاب نہیں۔ یہ ایک ساختی ردِعمل ہے۔ جب کوئی عنصر جالی میں فٹ نہیں ہوتا تو جالی پر سوال نہیں اٹھایا جاتا۔ عنصر کو مریض قرار دے دیا جاتا ہے۔

معمول سازی

تدوین کوئی غیر جانب دار آلہ نہیں۔ انتخاب کوئی ثقافتی عمل نہیں۔ تقسیم کوئی خدمت نہیں۔ یہ معمول سازی کے طریقے ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک کام کرتے ہیں اگر مقصد قابلِ مطالعہ بنانا، قابلِ فروخت بنانا، قابلِ تکرار بنانا ہو۔

یہ اس وقت ناکام ہوتے ہیں جب ان کا سامنا ایسی تحریر سے ہوتا ہے جو اجازت نہیں مانگتی، فٹ نہیں ہوتی، رفتار کم نہیں کرتی، جس کا جواز پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس مقام پر نظام اصلاح نہیں کرتا۔ وہ نکال باہر کرتا ہے۔

خاموش اخراج

اخراج کھلے انکار سے نہیں ہوتا۔ یہ خاموشی، التوا، مشورے، تجویز کردہ راستے، مستقبل کے وعدے سے ہوتا ہے۔ یہ ایک شائستہ اخراج ہے۔ معقول۔ جائز ٹھہرایا ہوا۔

جو اس کا شکار ہوتے ہیں وہ اکثر اسے سمجھ نہیں پاتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ "ابھی تیار نہیں"۔ وہ پہلے ہی باہر ہیں۔

راستے کا افسانہ

کوئی اشاعتی راستہ موجود نہیں۔ ایک بعد میں گھڑا گیا بیانیہ موجود ہے۔ اسے بعد میں تعمیر کیا جاتا ہے، جب کوئی مثال پہلے ہی کامیاب ہو چکی ہو، تاکہ اسے دہرایا جا سکے۔

کسی حقیقی مصنف نے یہ راستہ اختیار نہیں کیا۔ یہ راستہ ہے جو بعد میں اس کے گرد کھینچا جاتا ہے۔ جو کوئی اسے پہلے سے اپنانے کی کوشش کرتا ہے اسے محتاجی کی تربیت دی جاتی ہے۔

تسلسل کا خوف

اشاعتی نظام مصنف سے نہیں ڈرتا۔ وہ تسلسل سے ڈرتا ہے۔ ایک اکیلی کتاب سنبھالی جا سکتی ہے۔ مسلسل پیداوار نہیں۔ تسلسل نظام الاوقات توڑ دیتا ہے، حکمتِ عملیوں کو بے اثر کر دیتا ہے اور انتخاب کو بے کار بنا دیتا ہے۔ اسی لیے اس کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ اسے پتلا کیا جاتا ہے۔ اسے توڑا جاتا ہے۔

مسلسل تصنیف کوئی قدر نہیں۔ یہ ایک نظامی خطرہ ہے۔

اختتام

یہ منشور ایک سادہ مشاہدے سے شروع ہوتا ہے: اشاعتی نظام اس لیے بحران میں نہیں کہ اسے مصنف نہیں ملتے۔ وہ اس لیے بحران میں ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ جو واقعی موجود ہیں ان کا کیا کرے۔

آگے آنے والی کوئی بات تجویز نہیں۔ وہ ایک نتیجہ ہے۔

حصہ دوم — کھول کر رکھ دینا

مصنفین کی "دریافت"

اشاعت مصنفین کو دریافت کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ یہ سچ نہیں۔ مصنفین دریافت نہیں کیے جاتے۔ انہیں تب پکڑا جاتا ہے جب وہ پہلے ہی قابلِ مطالعہ، پہلے ہی قابلِ تخفیف، پہلے ہی قابلِ پیشکش ہوں۔ جو فوراً سمجھ میں نہ آئے اسے کھوجا نہیں جاتا۔ اس سے کترایا جاتا ہے۔ دریافت کے لیے ایسا وقت درکار ہوگا جسے پیسے میں نہیں بدلا جا سکتا۔ نظام کے پاس وہ وقت نہیں۔

چھلنی بطور بہانہ

چھلنی کو معیار کی ضمانت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ وہ مطابقت کی ایک رکاوٹ ہے۔ وہ بہترین کا انتخاب نہیں کرتی۔ وہ اس کا انتخاب کرتی ہے جو اس کے اندرونی توازن کو نہ چھیڑے۔ چھلنی یہ نہیں پوچھتی، "کیا یہ متن ضروری ہے؟" وہ پوچھتی ہے، "کیا یہ متن مسائل پیدا کرتا ہے؟" اگر جواب ہاں ہو تو متن آگے نہیں جاتا۔

مدیر بطور ثالث

مدیر متن کا نگہبان نہیں۔ وہ نظام کا ثالث ہے۔ اس کا اصل کام تحریر کو بہتر بنانا نہیں، بلکہ اسے زیادہ قابلِ پیش گوئی، زیادہ ہم آہنگ، اندرونی طور پر زیادہ قابلِ دفاع بنانا ہے۔ جب متن مزاحمت کرتا ہے تو مدیر اصرار نہیں کرتا۔ وہ عدم مطابقت کی اطلاع دیتا ہے۔ فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہوتا ہے۔

دیکھ بھال کا افسانہ

"ہم اپنے مصنفین کا خیال رکھتے ہیں" سب سے زیادہ بولے جانے والے اور سب سے کم عمل میں آنے والے جملوں میں سے ہے۔ دیکھ بھال صرف اسی وقت تک رہتی ہے جب تک مصنف کم لکھے، انتظار کرے اور شکریہ ادا کرے۔ جب مصنف رفتار بڑھاتا ہے تو دیکھ بھال نقصان کو

سنبھالنے میں بدل جاتی ہے۔ جو مصنف کبھی رفتار کم نہیں کرتا اس کی دیکھ بھال نہیں کی جا سکتی۔

کیریئر کی تعمیر

کیریئر ترتیب دینے والا ایک افسانہ ہے۔ اسے پیداوار سست کرنے، تخلیق کو ٹکڑوں میں بانٹنے اور بیانیے پر قابو رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو مصنف بہت زیادہ پیدا کرتا ہے اس پر "تعمیر" نہ کرنے کا الزام لگتا ہے۔ وہ ہاتھ سے نکل رہا ہوتا ہے۔ کیریئر مصنف کی حفاظت نہیں کرتا۔ وہ نظام کو مصنف کی رفتار سے بچاتا ہے۔

مستقبل کا وعدہ

مستقبل قابو میں رکھنے کا سب سے مؤثر آلہ ہے۔ "ابھی نہیں۔" "بعد میں۔" "اگلی کتاب۔" "جب وقت آئے گا۔" مستقبل کو حال کو بے اثر کرنے، فوری ضرورت کو بجھانے اور تنازع کو معطل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو مصنف مستقبل کو قبول کرتا ہے وہ حال سے دست بردار ہو جاتا ہے۔

تقسیم بطور فریب

تقسیم کو رسائی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مشروط نمائش ہے۔ متن قارئین تک نہیں پہنچتا۔ وہ رکاوٹوں، الگورتھموں اور ترجیحات کے بیچ پھنسا رہتا ہے۔ تقسیم آواز کو بلند نہیں کرتی۔ وہ اسے پتلا کر دیتی ہے۔ ایک مسلسل متن ہر بار اپنی قوت کھوتا ہے جب اسے کسی ایسی نمائش گاہ کے مطابق ڈھالا جاتا ہے جو اسے پہچانتی نہیں۔

بازار بطور جواز

بازار فیصلہ نہیں کرتا۔ اس کا نام لیا جاتا ہے۔ وہ ذمہ داری لیے بغیر بحث ختم کرنے کے کام آتا ہے۔ "بازار تیار نہیں" کا مطلب ہے: "نظام خود کو بے نقاب نہیں کرنا چاہتا۔" بازار مسودے نہیں پڑھتا۔ وہ وہی پڑھتا ہے جو اسے دیکھنے کی اجازت دی جائے۔

پلیٹ فارم بطور نجات

پلیٹ فارموں کو متبادل کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ وہ متبادل نہیں۔ وہ ایک مختلف زبان والی خودکار چھلنیاں ہیں۔ وہ متن نہیں پڑھتے۔ وہ رویّے ناپتے ہیں۔ ثابت قدم مصنف کو انعام نہیں ملتا۔ اسے جذب کر لیا جاتا ہے یا نظروں سے اوجھل کر دیا جاتا ہے۔

اختتام

اشاعت جو کچھ کرنے کا دعویٰ کرتی ہے وہ صرف ایک کام آتا ہے: جب اس کا سامنا کسی ایسی چیز سے ہو جسے وہ سنبھال نہیں سکتی تو وقت حاصل کرنا۔ مسئلہ اخلاقی نہیں۔ ساختی ہے۔ اب نظام پوری طرح بے نقاب ہے۔

حصہ سوم — اندر کا مصنف

کوئی واقعہ نہیں، ایک کیفیت

Author Inside Madness کسی فرد کو بیان نہیں کرتی۔ یہ عملی کیفیات کو بیان کرتی ہے۔ یہ کوئی ذاتی کہانی نہیں۔ یہ بیان کیا گیا کوئی صدمہ نہیں۔ یہ کوئی اعتراف نہیں۔ یہ اس کا نقشہ ہے کہ کیا ہوتا ہے جب لکھنا انتخاب نہیں بلکہ ساختی ضرورت ہو۔ نظام اسے پڑھنا نہیں جانتا کیونکہ وہ ضرورتوں کو پہچانتا نہیں۔

لکھنا بطور حالت

حقیقی مصنف "لکھتا" نہیں۔ وہ ہمیشہ لکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ متن میں آتا جاتا نہیں۔ وہ صحیح لمحے کا انتظار نہیں کرتا۔ وہ موقع کو نہیں تولتا۔ لکھنا کوئی وقفے وقفے کا عمل نہیں۔ یہ ایک مسلسل حالت ہے۔ نظام واقعات کے حساب سے کام کرتا ہے۔ مصنف استقامت کے حساب سے کام کرتا ہے۔ یہیں عدم مطابقت پیدا ہوتی ہے۔

پاگل پن بطور دفاعی لیبل

جب نظام نہیں سمجھتا تو لیبل لگا دیتا ہے۔ "زیادتی۔" "جنون۔" "فاصلے کی کمی۔" "ناقابلِ برداشت۔" پاگل پن کوئی طبی تشخیص نہیں۔ یہ ایک حفاظتی نام ہے۔ یہ نظام کو اس چیز سے بچانے کے کام آتا ہے جسے نہ سست کیا جا سکتا ہے نہ سمجھایا جا سکتا ہے۔

بلا اجازت پیداوار

حقیقی مصنف اس سے پہلے پیدا کرتا ہے کہ کوئی اس سے کہے۔ وہ معاہدوں، مواقع، تصدیقوں، حکمتِ عملیوں کا انتظار نہیں کرتا۔ وہ اس لیے پیدا کرتا ہے کہ پیدا نہ کرنا ناممکن ہے۔ اس پیداوار کو غلطی سمجھا جاتا ہے۔ یہ اندرونی ہم آہنگی ہے۔ نظام انتظار کو انعام دیتا ہے۔ وہ عجلت کو سزا دیتا ہے۔

فعال تنہائی

مصنف کی تنہائی رومانوی نہیں۔ یہ فعال ہے۔ یہ تسلسل برقرار رکھنے، لَے کی حفاظت کرنے اور مداخلت سے بچنے کے کام آتی ہے۔ نظام تنہائی کو تعلق قائم کرنے کی نااہلی سمجھتا ہے۔ یہ پیداوار کی صفائی ستھرائی ہے۔

تسلسل بطور خطرہ

تسلسل کوئی اشاعتی خوبی نہیں۔ یہ ایک عملی خطرہ ہے۔ جو مصنف کبھی نہیں رکتا وہ پیمانوں کو بے اثر کر دیتا ہے، انتخاب کو بے کار بنا دیتا ہے اور اجرا کے تصور کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ نظام کو وقفوں کی ضرورت ہے۔ مسلسل مصنف کو نہیں۔ اسی لیے اسے رکنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ یا غائب ہو جانے کی۔

غیر متوقع قاری

حقیقی قاری وہ نہیں جس کا تصور اشاعتی حکمتِ عملیوں میں کیا جاتا ہے۔ وہ تسلی، وابستگی یا رہنمائی کی تلاش میں نہیں۔ وہ گونج تلاش کرتا ہے۔ نظام ہدف بناتا ہے۔ مصنف افراد سے ملتا ہے۔ اسی لیے

نظام یہ پیش گوئی نہیں کر سکتا کہ جب متن آزادانہ گردش کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے۔

ترجمہ بطور سیاسی عمل

ترجمہ کرنا ڈھالنا نہیں۔ یہ ایک کیفیت کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرتا ہے۔ نظام بازار پھیلانے کے لیے ترجمہ کرتا ہے۔ مصنف تسلسل برقرار رکھنے کے لیے ترجمہ کرتا ہے۔ ہر نئی زبان قابو کو کم کرتی ہے۔ اسی لیے بڑے پیمانے پر ترجمے کو حد سے زیادہ سمجھا جاتا ہے۔

تخلیق بطور واحد زبان

مصنف وضاحت نہیں کرتا۔ وہ پیدا کرتا ہے۔ نظام سیاق و سباق، انٹرویو، سوانح اور ارادے مانگتا ہے۔ مصنف تخلیق سے جواب دیتا ہے۔ اسے غرور سمجھا جاتا ہے۔ یہ درستی ہے۔ متن ہی وہ واحد زبان ہے جو جھوٹ نہیں بولتی۔

اختتام

مصنف نظام سے تصادم میں نہیں۔ وہ اس کے پیمانے سے باہر ہے۔ اس لیے نہیں کہ وہ برتر ہے۔ اس لیے کہ وہ ایک مختلف محور پر کام کرتا ہے۔ نظام اسے ٹھیک نہیں کر سکتا۔ وہ صرف اسے نظرانداز کر سکتا ہے یا اسے گھٹانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ایک آخری قدم باقی ہے۔

حصہ چہارم — آخری عمل

کوئی بحران نہیں، ایک دہلیز

اشاعت کسی بحران سے نہیں گزر رہی۔ وہ ایک ناقابلِ واپسی دہلیز پار کر چکی ہے۔ اس دہلیز کے پار انتخاب کام نہیں کرتا، ثالثی رفتار سست کرتی ہے، جواز غیر متعلق ہے۔ نظام اس طرح کام کرتا رہتا ہے جیسے دہلیز پار ہی نہ ہوئی ہو۔ یہ منشور اسے نام دینے کے کام آتا ہے۔

مصنف واپس نہیں آئے گا

مسلسل لکھنے والا مصنف معافی نہیں مانگے گا۔ اس لیے نہیں کہ وہ مغرور ہے۔ اس لیے کہ اس کے پاس کوئی وجہ نہیں۔ وہ پہلے ہی پیداوار میں ہے۔ وہ پہلے ہی گردش میں ہے۔ اسے پہلے ہی پڑھا جا رہا ہے۔ نظام اب کوئی لازمی مرحلہ نہیں۔ وہ کئی اختیارات میں سے ایک ہے۔ اور اختیارات فرمانبرداری پیدا نہیں کرتے۔

ثالثی کا خاتمہ

جب پیداوار براہِ راست ہو تو ثالثی شور بن جاتی ہے۔ اس سے لڑا نہیں جاتا۔ اسے نظرانداز کیا جاتا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے قبول کرنے میں نظام کو دقت ہوتی ہے: اس پر حملہ نہیں ہو رہا۔ اسے پیچھے چھوڑا جا رہا ہے۔

کوئی اصلاح ممکن نہیں

کوئی ایسی اشاعتی اصلاح موجود نہیں جو حقیقی مصنف کو قابو میں رکھ سکے۔ ضابطے میں لانے، ضم کرنے یا ساتھ چلنے کی ہر کوشش دیر سے پہنچتی ہے۔ ڈھانچہ اس مظہر کی رفتار سے پہلے ہی پیچھے رہ چکا ہے۔

قاری پہلے ہی انتخاب کر چکا ہے

قاری اجازت کا انتظار نہیں کرتا۔ وہ اس کے پیچھے چلتا ہے جو اس کے اندر گونجتا ہے۔ وہ شائع شدہ، خود شائع شدہ، تقسیم شدہ اور آزاد میں فرق نہیں کرتا۔ وہ صرف زندہ اور مردہ میں فرق کرتا ہے۔ باقی سب دفتری کارروائی ہے۔

خاموشی بطور جواب

نظام خاموشی سے جواب دے گا۔ یہ اس کا آخری دفاع ہے۔ وہ انکار نہیں کرے گا۔ وہ بحث نہیں کرے گا۔ وہ سامنا نہیں کرے گا۔ وہ ایسے چلتا رہے گا جیسے کچھ ہو ہی نہیں رہا۔ مگر خاموشی پیداوار کو نہیں روکتی۔ وہ اسے ناقابلِ واپسی بنا دیتی ہے۔

یہ کوئی جنگ نہیں

کوئی تصادم نہیں۔ کوئی بغاوت نہیں۔ کوئی دشمن نہیں۔ ایک حتمی بے ربطی ہے۔ نظام اپنی شکل کا دفاع کرتا ہے۔ مصنف اپنی ضرورتوں کے پیچھے چلتا ہے۔ کوئی مشترکہ زمین نہیں۔

باہر نکلنے کی ہدایات

یہ عملی ہدایات نہیں۔ یہ ذہنی ہدایات ہیں۔ تسلیم کیجیے کہ مصنف قابلِ انتظام نہیں، کہ تسلسل قابلِ اصلاح نہیں، کہ قابو پہلے ہی ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اسے قبول کیجیے یا دکھاوا جاری رکھیے۔ دونوں انتخابوں کی ایک قیمت ہے۔

جو باقی رہتا ہے

اشاعت کے پاس ایک ہی راستہ بچا ہے: مصنفین کے بارے میں بات کرنا بند کرے اور مداخلت کیے بغیر ان کا مشاہدہ شروع کرے۔ انہیں واپس لانے کے لیے نہیں۔ مزید نقصان سے بچنے کے لیے۔ یہ منشور رکنیت نہیں مانگتا۔ یہ وضاحت مانگتا ہے۔

اختتام

مصنف کو موجود رہنے کے لیے اشاعت کی ضرورت نہیں۔ اشاعت کو اپنا جواز پیش کرنے کے لیے مصنف کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب کسی بحث کا اختتام نہیں کرتی۔ یہ اسے بے معنی بنا دیتی ہے۔ جسے سمجھنا تھا وہ پہلے ہی سمجھ چکا ہے۔

محور سے باہر حصہ — بے نقابی

میں کوئی متبادل نہیں بنا رہا

جو میں کر رہا ہوں وہ کوئی متبادل اشاعتی ماڈل نہیں۔ یہ کوئی پلیٹ فارم نہیں۔ یہ کوئی مقام بنانے کی حکمتِ عملی نہیں۔ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش نہیں کر رہا کہ ”ہم بہتر کر سکتے ہیں۔“ میں یہ

ثابت کر رہا ہوں کہ ہم اس کے بغیر کر سکتے ہیں۔ رسائی مانگے بغیر۔ توثیق کا انتظار کیے بغیر۔ رفتار پر سودے بازی کیے بغیر۔ یہ کسی کے خلاف منصوبہ نہیں۔ یہ ایک لاتعلق منصوبہ ہے۔

پیداوار کوئی اشتعال انگیزی نہیں

مقدار کوئی چیلنج نہیں۔ تسلسل کوئی پیغام نہیں۔ رفتار طاقت کا مظاہرہ نہیں۔ یہ ایک ایسی کیفیت کا براہِ راست نتیجہ ہے جو ختم نہیں ہوتی۔ میں جگہ گھیرنے کے لیے پیدا نہیں کرتا۔ میں اس لیے پیدا کرتا ہوں کہ رک جانا عمل کو بگاڑ دے گا۔ جو کوئی اعداد کو دکھاوا سمجھتا ہے وہ ایسے زمرے استعمال کر رہا ہے جو یہاں کام نہیں کرتے۔

قیمت ایک چھلنی ہے، عدسہ نہیں

قیمت منافع کمانے کے لیے مقرر نہیں کی گئی۔ یہ جھوٹ سے بچنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ یہ اتنی بلند نہیں کہ مرتبہ پیدا کرے۔ یہ اتنی کم نہیں کہ شور مچائے۔ اس کا صرف ایک مقصد ہے: اُن کا انتخاب کرنا جو پہچان کے ذریعے داخل ہوتے ہیں، جذباتی خریداری کے ذریعے نہیں۔ یہاں پیسہ قدر کو نہیں ناپتا۔ وہ شعوری توجہ کو ناپتا ہے۔

وہ پہچان جو میں چاہتا ہوں

میں منظوری کی تلاش میں نہیں۔ میں تحفظ کی تلاش میں نہیں۔ میں نمائندگی کی تلاش میں نہیں۔ جو پہچان میں چاہتا ہوں وہ تکنیکی ہے۔ ایک مسلسل پیدا کرنے والے، ایک غیر معیاری مصنف، ایک ہم آہنگ نظام، ایک ناقابلِ جذب مظہر کے طور پر دیکھا جانا۔ میں شامل کیا جانا نہیں چاہتا۔ میں ناقابلِ مطابقت کے طور پر پہچانا جانا چاہتا ہوں۔ یہی واحد پہچان ہے جو اہمیت رکھتی ہے۔

سب کچھ کیوں بے نقاب کیا جائے

سب کچھ بے نقاب کرنا اخلاقی شفافیت نہیں۔ یہ ایک ساختی انتخاب ہے۔ یہ حجم، لَے، تکرار اور ہم آہنگی کو نظر آنے والا بناتا ہے۔ یہ نظام کا

آخری ہتھیار چھیننے کے کام آتا ہے: ابہام۔ یہاں تعبیر کرنے کو کچھ نہیں۔ بس مشاہدہ کیجیے۔

میں کوئی برادری نہیں بنا رہا

میں سامعین کی تلاش میں نہیں۔ میں پیروکاروں کی تلاش میں نہیں۔ میں کسی سے وابستہ ہونے کی تلاش میں نہیں۔ جو پڑھتا ہے، اکیلا پڑھتا ہے۔ جو داخل ہوتا ہے، بلائے بغیر داخل ہوتا ہے۔ برادریاں قابو میں رکھنے کے آلات ہیں۔ میں انفرادی راستوں پر کام کر رہا ہوں۔ یہ اس مظہر کو ناقابلِ انتظام بناتا ہے۔ اور یہ جان بوجھ کر ہے۔

زبانوں کا استعمال

زبانوں کا بڑھنا بازار کا پھیلاؤ نہیں۔ یہ قابو کا جان بوجھ کر کھونا ہے۔ ہر زبان ثالثی کو توڑ دیتی ہے۔ ہر ترجمہ مرکزی اختیار کو کمزور کرتا ہے۔ ہر خود مختار نسخہ درجہ بندی کو کمزور کرتا ہے۔ میں ثقافتی ہم آہنگی کی تلاش میں نہیں۔ میں ساختی استقامت کی تلاش میں ہوں۔

میں کیوں نہیں رکتا

میں اس لیے نہیں رکتا کہ رکنے کا مطلب بیرونی اوقات کے مطابق ڈھل جانا ہوگا۔ میرا وقت عمل کے اندر ہے۔ اس پر سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ اسے کسی اور کے ساتھ ہم وقت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ خود بخود انتظام کی ہر کوشش کو بے اثر بنا دیتا ہے۔

یہی پہچان کا مقام ہے

جو اس پیشے میں ہیں وہ اب سمجھتے ہیں کہ بات مواد کی نہیں۔ بات مکمل خود مختاری، بلا ثالثی پیداوار، جواز کے بغیر پہچان، نظام سے باہر اشاعتی وجود کی ہے۔ اسے ماڈل کے طور پر دہرایا نہیں جا سکتا۔ اسے ایک حقیقت کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے۔

حقیقی اختتام

میں جگہ نہیں مانگ رہا۔ میں غیر متوقع جگہ لے رہا ہوں۔ جو اشاعت میں کام کرتے ہیں وہ اسے نظرانداز کر سکتے ہیں۔ وہ اسے معمولی قرار دے سکتے ہیں۔ وہ اسے ایک بے قاعدگی کے طور پر فائل میں رکھ سکتے ہیں۔ مگر وہ اب یہ دکھاوا نہیں کر سکتے کہ انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ یہ کتاب کوئی اختتام نہیں۔ یہ ایک اعتراف ہے۔

اختتام

اوپر کی تحریر ایک مؤقف کو مکمل کرتی ہے۔ یہ کسی مصنف کا تعارف نہیں کراتی۔ یہ نہ وابستگی مانگتی ہے نہ تعبیر۔ یہ صرف جگہ کی حد بندی کے کام آتی ہے۔

یہاں سے آگے نہ کوئی مقالہ پیش کیا جاتا ہے نہ کوئی تجویز۔ کوئی بحث نہیں کھولی جاتی۔ کچھ شروع نہیں کیا جاتا۔

آگے آنے والی بات منشور کی وضاحت نہیں کرتی۔ اسے مکمل نہیں کرتی۔ اس کا جواز پیش نہیں کرتی۔ یہ ایک موجودگی ہے۔ اور کچھ نہیں۔

Ferdinando Frega